بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن

أَمَّا بَعْدُ:

20: کیا اپنے آپ کو سلفی کہنا جائز ہے؟

آج کی نشست کا موضوع ہے کیا اپنے آپ کو سلفی کہنا جائز ہے؟

یہ سوال بار بار پوچھا گیا ہے اور مختلف انداز سے پوچھا گیا ہے، جس انداز سے پوچھا گیا پہلے میں وہ بتاتا ہوں پھر اس کا جواب دیتے ہیں ان شاء اللہ۔ ایک شبہ ہے غلط فہمی ہے، بعض لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾(فصلت/33)۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (اپنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہو کوئی اور نام مت لو) اور کسی نے ترجمے میں اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ کہا ﴿وَّقَالَ﴾ کی جگہ "وَقُلْ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ" (اور یہ کہو کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں)۔

قَالَ اور قُل میں کیا فرق ہے؟ قَال فعل ماضی ہے، اس نے کہا ہے اور قُل فعل امر ہے لازماً کہو اور یہ بات غلط ہے آپ انصاف سے کام لیں۔ اگر آپ کا یہ نظریہ ہے کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہنا ہے تو آپ آیت کریمہ میں تحریف نہ کریں، آپ اپنا نظریہ پیش کریں حق کی بنیاد پر لیکن اگر آپ آیت کریمہ کے اس فعل کو جو فعل ماضی ہے قَالَ کو قُل کر دیتے ہیں تو یہ بات درست نہیں ہے ﴿وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ واضح ہے۔ دونوں میں کیا فرق ہے؟ قَالَ میں جواز ہے اور قُل میں فعل امر وجوب ہے۔

دوسرے شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾(آل عمران/102) (اور ہرگز نہ مرنا تم وفات پانا الا یہ کہ تم مسلمان ہو)۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا اِلا کہ تم حنفی ہو یا شافعی یا مالکی یا وہابی ہو اور کسی اور نے کہا کہ یا سلفی ہو اس کا نام بھی شامل کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ﴿اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ صرف یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہو مرتے دم تک۔

کسی اور شخص نے کہا (اور یہ سب سے زیادہ خطرناک شبہ ہے جو مجھے موصول ہوا ہے، جو میں نے دیکھا ہے) کہ میں مسلمان ہوں، جوان ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی ہے کہ میں نے منہج سلف کو سمجھا ہے، اہل سنت والجماعت کے عقیدے کو بھی دیکھا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں غور و فکر کرنے کے بعد (اب سنیں ذرا طالب علم ذرا غور و فکر بھی کرتا ہے بے چارا) کہ میں اپنے آپ کو صرف سلفی کہنا پسند نہیں کرتا اور صرف مسلمان کہنا پسند نہیں کرتا تو میں اپنے آپ کو یوں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں سلف الصالحین کے منہج پر چلنے والا یا منہج کو اپنانے والا تو اس میں کیا خرابی ہے؟ میں اپنے آپ کو یوں کہتا ہوں، دونوں فریقین خوش ہو جائیں جو کہتے ہیں، میں صرف مسلمان ہوں وہ بھی خوش ہو جائے، جو کہتا ہے میں سلفی ہوں وہ بھی خوش ہو جائے تو یہ میں نے انصاف کا راستہ اختیار کیا ہے، بیچ والا راستہ۔

جواب: تقریباً آٹھ پوائنٹ میں جواب ہے پہلا پوائنٹ نوٹ کر لیں:

1۔ اس ایک سوال سے دس سوال نکلتے ہیں دس بتاؤں گا کہ کون سے ہیں۔

2۔ ان آیات کریمہ کی دلالت کیا ہے؟ جو تین آیتیں بیان کی گئی ہیں ان کی دلالت کیا ہے ان کے اندر کیا پیغام ہے؟ کیا اپنا مسلمان کے علاوہ کوئی اور نام مت رکھنا کیا یہ دلالت ان آیات کریمہ میں ہے یا کچھ اور ہے؟ یعنی ان آیات کریمہ کو جب ہم پڑھتے ہیں تو کیا ان آیت کریمہ میں جو پیغام ہمیں دیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو، کوئی اور لقب کوئی اور نام مت دو اپنے آپ کو یا کچھ اور پیغام ہے؟

3۔ مسلمان کے علاوہ دوسرے نام رکھنے کے دلائل یا مسلمان کے علاوہ دوسرے ناموں کے جائز ہونے کے دلائل، جائز ہیں کیا دلائل کیا ثبوت ہیں؟

4۔ اہل سنت والجماعت، اہل سنت اور اہل حدیث ناموں یا القاب کے جائز ہونے کے دلائل یا ثبوت یہ بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

5۔ یہ نام جو بتائے گئے ہیں یہ شرعی نام جو بتائے گئے ہیں اہل سنت والجماعت، اہل سنت اور اہل حدیث وغیرہ کیا یہ ان آیات کریمہ سے ٹکراتے ہیں اور کیا ان ناموں کی وجہ سے مسلمان کا نام ختم ہو جاتا ہے۔ ان شرعی ناموں یا القاب جو بیان کیے گئے ہیں جو تین میں نے بیان کیے ہیں اہل سنت والجماعت، اہل سنت اور اہل حدیث، اہل اثر یہ جو نام ہیں کیا یہ ان آیات کریمہ سے ٹکراتے ہیں جن میں ذکر ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہو یا ان کے ہونے سے مسلمان کا نام ختم ہو جاتا ہے؟

6۔ سلفی یا سلفیت نام یا لقب کے جائز ہونے کے دلائل کیا ہیں یا ثبوت؟

7۔ کیا صرف مسلمان نام میں کوئی نقصان یا کوئی خرابی ہے؟ صرف مسلمان نام میں، ایک شخص اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتا ہے، اس میں کوئی خرابی ہے؟

8۔ اختلاف کی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اگر ابھی بھی کوئی مخالفت کرتا ہے اور ماننے کے لیے تیار نہیں تو ہم کیا کریں؟

یہ آٹھ پوائنٹ ہیں، پہلا پوائنٹ کہ اس ایک سوال سے دس سوال نکلتے ہیں:

1۔ پہلا سوال یہ ہے کہ ان آیات کریمہ کی دلالت کیا ہے؟ کیا اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو اور مسلمان کے علاوہ کوئی اور نام یا لقب مت رکھو۔

2۔ دوسرا سوال، کیا کوئی ایسی دلیل موجود ہے قرآن اور سنت میں جس میں یہ منع کیا گیا ہو کہ تم اپنا نام مسلمان کے علاوہ کوئی اور مت رکھنا۔

3۔ تیسرا سوال، کہ کوئی دلیل موجود ہے جس میں مسلمانوں کو بغیر مسلمانوں کے نام سے بیان کیا گیا ہو بغیر مسلمان لقب کے؟

4۔ چوتھا سوال ہے کہ کیا کوئی اور نام مسلمان کے علاوہ ثابت ہے؟ جیسا کہ اہل سنت، اہل حدیث، سلفی وغیرہ یہ ثابت ہیں کہ نہیں؟

5۔ پانچواں سوال، سب سے پہلے ان ناموں کو کس نے ایجاد کیا؟ اسلام کے علاوہ بھی جو دوسرے نام موجود ہیں یہ نام کب رکھے گئے؟ سب سے پہلے کس نے یہ نام رکھے؟ اسی سوال میں چار سوال ہیں، اس ایک سوال کے اندر کہ سب سے پہلے یہ نام کس نے رکھے؟ یہ کہاں سے آئے؟ کب آئے؟ کیوں آئے؟ اور کیا ان کے وجود کا کوئی سبب تھا یا نہیں اور کیا

وہ سبب آج موجود ہے کہ نہیں؟ دوبارہ کہوں؟ یہ جو نئے نام ہیں اسلام کے علاوہ، مسلمان کہنے کے علاوہ، سب سے پہلے کس نے نام رکھے؟ یہ نام کہاں سے آئے؟ کب آئے وجود میں؟ کیوں وجود میں آئے؟ کیا کوئی سبب تھا ان ناموں کے وجود کا یا بغیر سبب کے یوں ہی بس آ گئے اور کیا یہ سبب آج موجود ہے کہ نہیں؟ وہ سبب جو اس زمانے میں موجود تھا جب یہ نام ایجاد کیے گئے مسلمان کے علاوہ، یہ سبب آج موجود ہے کہ نہیں؟

6۔ کیا سلف نے یا اہل علم نے جو سلف کی احسان کے ساتھ پیروی کرنے والے ہیں انہوں نے ان نئے ناموں کی مخالفت کی ہے؟

7۔ کیا یہ جو نام ہیں مسلمان کے علاوہ یہ مسلمان کے نام سے ٹکراتے ہیں، مخالفت کرتے ہیں؟

8۔ کیا ان نئے ناموں سے اسلام کے نام میں کوئی فرق پڑتا ہے، کوئی نقصان ہوتا ہے مسلمان کے نام میں؟ کوئی کہتا ہے کہ میں اہل حدیث ہوں مثال کے طور پر کیا اسلام کے نام میں کوئی فرق پڑتا ہے، کوئی کمی ہوتی ہے؟

9۔ ہمیں کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان کے علاوہ کسی اور نام سے پکارنا چاہتے ہیں؟

10۔ دسواں سوال، آخر کیا خرابی ہے کہ ہم اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا چاہتے ہیں؟ آخر اس میں کیا خرابی ہے کہ ہم اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا چاہتے ہیں؟

یہ دس سوال ہیں۔ ان سوالوں کے جوابات بیچ میں سب آئیں گے ان شاء اللہ۔ دوسرے پوائنٹ پر آتے ہیں کہ ان آیات کریمہ میں جو یہ تین آیتیں بیان کی گئی ہیں ﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾، ﴿وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ اور ﴿وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ ان آیات کریمہ کی دلالت کیا ہے؟ کیا مسلمان کے بغیر اپنے آپ کو کوئی اور نام اور لقب مت رکھنا یا کچھ اور ہے دلالت؟ آپ کوئی تفسیر کی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں، تفاسیر موجود ہیں نا، علماء کے اقوال سلف کے قول موجود ہے نا دیکھ لیں کسی نے کہا کہ اس آیت کریمہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو کوئی اور نام مت رکھو نہیں ملے گا آپ کو۔ سلف کی تفاسیر دیکھ لیں اور ان کی اتباع باحسان کرنے والے خلف کی تفاسیر بھی دیکھ لیں آپ یہ مفہوم ان آیات کے اندر ہے ہی نہیں کہ آپ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا مسلمان کے علاوہ کچھ اور مت کہنا، نہیں موجود۔ تو پھر کیا مراد ہے؟ مراد یہ ہے کہ یہ جو تمہاری پہچان ہے اسلام کی یہ پہچان تمہاری بنیاد ہے، اصل ہے۔ یہ ہرگز پیغام نہیں ہے کہ اگر کوئی اور نام رکھتے ہو اپنا جس کے دلائل موجود ہیں

قرآن اور سنت میں تو اب یہ اصل پہچان آپ کی ختم ہو جائے گی۔ یہ پیغام ہر گز نہیں ہے یا اس نام کے علاوہ کوئی اور اپنا نام مت رکھنا یہ بالکل پیغام اس میں نہیں ہے۔

3۔ مسلمان کے علاوہ دوسرے ناموں کے جائز ہونے کی دلیل کیا ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں۔

پہلی دلیل نفی کی دلیل ہے۔ نفی سے کیا مراد ہے؟ یعنی کوئی دلیل نہیں موجود کہ اپنے آپ کو مسلمان کے علاوہ کوئی اور چیز مت کہنا۔ کوئی دلیل نہیں ہے۔ نہ ان آیات میں ہے اور نہ ان کے علاوہ کسی اور آیت میں ہے۔ اور جو یہ کہتا ہے کہ ان آیات میں تو نہیں ہے کسی اور آیت میں کوئی دلیل یا کسی حدیث میں دلیل موجود ہے کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہنا کوئی اور لقب مت دینا تو ہم کہتے ہیں کہ ﴿قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾(البقرۃ/111)۔ کیا ثبوت ہے؟ تو پہلی دلیل ہے نفی کی دلیل، اگر کہیں پر یہ آیت یا حدیث ہوتی کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو، کچھ اور مت کہنا یہ تم پر لازم ہے ورنہ تمہاری پہچان ختم ہو جائے گی تب تو ہم ماننے کے لیے تیار ہیں اور صرف مسلمان ہی کہیں گے کوئی اور لقب نہیں دیں گے کبھی بھی، ہر گز نہیں۔ پہلی دلیل ہے نفی کی، دوسری دلیل اثبات کی ہے بلکہ دلائل موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے مسلمانوں کے بغیر اسلام کے نام رکھے ہیں۔ اسلام کے لفظ کے علاوہ کوئی اور لفظ ہے اور مراد مسلمان ہی ہیں اور یہ دلائل تین قسم کے ہیں:

1۔ پہلی دلیل قرآن مجید میں سے ہے کہ قرآن مجید میں ایسے دلائل موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کے علاوہ کچھ اور نام بھی آپ بیان کر سکتے ہیں رکھ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے جیسا کہ المؤمنین، المتقین، الصادقین، المحسنین، الصائمین، الصابرین، المہاجرین، الانصار آخر تک۔ ان سے کون مراد ہیں کوئی اور قوم مراد ہے، کوئی اور ملت یا کوئی اور امت مراد ہے یا مسلمان ہی مراد ہے؟ لیکن نام مسلمان کا ہے یا کوئی اور ہے؟ اور نام ہے۔

اب ذرا ایک بنیادی بات سمجھیں جو میں کہنے جا رہا ہوں کہ المسلمون بنیاد ہے دائرۂ اسلام میں داخل ہوا مسلمان ہے تو مومن کون ہے؟ مومن میں equation بنالیں آپ لکھیے، المؤمنین = المسلمین + صفت الایمان۔

مسلمان جب ایمان کی صفت سے متصف ہوئے، ان کا ایمان مضبوط ہوا اب مسلمان سے وہ مومن بن گئے۔ کیوں مومن کب مومن بنے؟ جب ان کی پہچان اس صفت سے ہوئی جس کی بنیاد پر نام رکھا گیا۔ ایمان کا نام رکھا گیا یا ایمان سے مراد مومن کہا گیا نا، مومنین کہا گیا ناں تو یہی صفت ان کی پہچان تھی تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کے ساتھ

جب کوئی صفت اور خوبصورت صفت غالب ہو جاتی ہے کسی مسلمان پر اب یہ مسلمان ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے اور اس نئی صفت اور اس نئی خوبی کی وجہ سے اس کی پہچان بدل جاتی ہے اور مسلمان سے مومن ہو جاتا ہے۔ واضح ہے؟

دوسری مثال بلکہ یہی نام مسلمان کے نام پر غالب ہو جاتا ہے۔ یہی نام جو نیا نام ہے مومن کا، مسلمان کے نام پر غالب ہو جاتا ہے اور مسلمان کے نام میں مزید مضبوطی آتی ہے یا کمزوری ہوتی ہے؟ مضبوطی آتی ہے۔ تو یہ چیز مد نظر رکھیں ہمیشہ آگے جتنی بات بھی آئے گی اس کو ہمیشہ مد نظر رکھنا کہ بنیاد مسلمان ہے پھر ایک خوبی ہے نئی صفت ہے، اسلام کے نام میں تقویت ہوئی ہے مضبوطی ہوئی ہے اور اس نئے نام سے پہچانا گیا ہے المحسنین۔ کون بتائے گا؟ المحسنین =المسلمین +صفت الاحسان۔ اسلام کے تین مراتب ہیں نا کہ اسلام ہے، ایمان ہے، احسان ہے بلند ترین مرتبہ۔ ایسا ہے نا؟ اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾(یوسف/90) اللہ تعالیٰ محسنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ محسن کون ہے؟ جو صبر کرتا ہے اور تقویٰ کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ اب محسنین جو ہیں کون ہیں یہ مسلمان؟ المسلمین +صفت الاحسان۔ ایمان نہیں، احسان کی صفت آگئی نا ایمان سے بڑھ کر ہے صفت الاحسان۔

محسن کیوں کہا گیا ہے؟ اب ان کا ایمان اتنا مضبوط ہوا، صبر اور تقویٰ بھی ساتھ شامل ہو گیا اسلام ہے، ایمان ہے، صبر ہے، تقویٰ ہے۔ کیا نکلا؟ صفت الاحسان۔ جب یہ صفت غالب آگئی تو اسلام کے نام میں مزید مضبوطی ہوئی کہ نہیں؟ اس لیے یہ نہیں فرمایا کہ "فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُسْلِمِيْنَ" نہیں! فرمایا ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾۔ اب کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اس سے مسلمان اب مسلمان نہیں رہے محسن ہو گئے؟ کوئی بے وقوف بھی نہیں کہہ سکتا۔ اور اسی طریقے سے جتنے بھی متقین ہیں، صادقین ہیں اور صائمین، صابرین ہیں۔ صائمین کو دیکھ لیں آپ جب روزے کی صفت غالب آئی تو مسلمون سے صائمین ہو گئے، جب ہجرت کی تو مہاجرین ہو گئے، نصرت کی تو انصار ہو گئے۔ اسلام کے نام میں مضبوطی آرہی ہے کہ نہیں آرہی؟

دوسری دلیل سنت میں سے ہے حدیث میں سے اور اس میں آپ ﷺ کی سنت میں سے بعض دلائل نوٹ کر لیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ"۔ صحیح مسلم کی روایت میں آپ ﷺ فرماتے ہیں (میری امت میں ایک طائفہ، ایک گروہ رہے گا "ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ" حق پر

ہمیشہ قائم اور ظاہر رہیں گے ، جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا (کب تک ؟) جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں آتا اور وہ اسی پر قائم رہیں گے)۔

اس حدیث میں لفظ کیا ہے مسلمانوں کا ہے یا طائفہ کا ہے ؟طَائِفَةٌ، پوری امت میں سے طائفہ کو استثناء کیا۔ تو طائفہ کا لفظ آیا کہ نہیں آیا؟ طائفہ کا ہو گیا۔ اور وہ طائفہ وہ گروہ جس کی نصرت اللہ تعالیٰ نے کر لی اسے کہتے ہیں **الطائفة المنصورة**۔ اب دیکھیں طائفۃ المنصورۃ کون ہیں ؟اہل سنت = مسلمین۔

صفت کون سی ہوئی غالب ؟ حق پر ان کا اکٹھا ہونا اور دوسرے فرقوں سے جدائی اختیار کرنا۔ فرقہ ہے نا؟ ایک ساتھ جمع ہو گئے نا باقیوں کو چھوڑ کر۔ اور دوسری جو صفت غالب ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصرت ان کے ساتھ ہے کہ نہیں ؟ یہ خوبی ہے کہ نہیں ؟ خوبی ہے ان خوبصورت صفات سے پھر ان کی پہچان یہ بن گئی کہ نہیں ؟الطائفة المنصورة پہچان ہے کہ نہیں ؟اور ہر گروہ کہتا ہے کہ میں ان میں سے ہوں میں طائفۃ المنصورۃ ہوں۔ دعوے سے کام نہیں بنے گا حقیقت اور عمل سے کام بنے گا۔

دوسری حدیث کو دیکھ لیں آپ ﷺ فرماتے ہیں ''وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً''(میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی)''كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً''(سب جہنم میں سوائے ایک کے)۔''فِرْقَةً''،''وَاحِدَةً''۔

وہاں پر کیا طائفۃ المنصورۃ تھا نا؟ اب یہاں پر ''فِرْقَةً''،''وَاحِدَةً'' آ گیا ہے کہ ایک فرقہ انہیں کہتے ہیں الفرقۃ الناجیہ کیوں کہ جہنم سے یہی نجات پائیں گے نا۔ کیا کہتے ہیں انہیں ؟ الفرقۃ الناجیہ۔ کون بتائے گا الفرقۃ الناجیہ کیا ہیں ؟= مسلمین۔ ساتھ کس چیز پر اکٹھے ہوئے الْجَمَاعَةُ کا لفظ بھی لے لیں آپ۔ فہم السلف الصالح ''عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي''جمع ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سمجھ اور فہم کی بنیاد پر۔

اور دوسری خوبی کیا ہے ؟ نجاۃ من النار۔ جہنم سے نجات ملی کہ نہیں ''إِلَّا وَاحِدَةً''؟ دو خوبیاں آ گئیں کہ نہیں ؟ یہ خوبی ان کہ پہچان بن گئی کہ نہیں ؟ اب نام مسلمان سے کیا ہو گیا؟ الفرقۃ الناجیہ۔

تیسری دلیل دیکھ لیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں ''بَدَأَ الإِسْلامُ غَرِيبًا ، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا ''(اسلام کی ابتداء اجنبیت سے ہوئی ''غَرِيبًا'')''وَسَيَعُودُ غَرِيبًا ''(اور واپس وقت آئے گا جب یہ اجنبیت دوبارہ آئے گی)''فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ''(تو خوشخبری ہے غرباء کے لیے جو اجنبی ہیں)۔

غرباء کون ہیں مسلمان ہی ہیں کہ نہیں یا کوئی اور قوم ہے یا کوئی اور امت ہے ؟ مسلمان ہی ہیں۔ غرباء کیوں کہا گیا؟ اب دیکھیں، مسلمان ہیں +صفت کون سی ہے ؟الغرباء۔اجنبیت کی صفت پائی جاتی ہے کہ دوسروں سے الگ حق پر قائم۔ خوبی ہے کہ نہیں پہچان بنی کہ نہیں بنی؟ پہچان بن گئی۔

ایک اور دلیل، آپ ﷺ فرماتے ہیں "خَيْرِ التَّابِعِينَ أُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ"۔ "خَيْرِ التَّابِعِينَ "سب سے بہترین تابعین میں سے کون ہیں؟" اویس القرنی رحمۃ اللہ علیہ"۔

تابعین کون ہیں؟ صحابہ کے بعد میں آنے والے تابعین ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔اب تابعین مسلمان ہیں کہ نہیں؟ صفت کیا ہے؟ مسلمان +صحابہ کرام سے ملاقات اور آپ ﷺ پر ایمان اور اسی پر وفات انہیں تابعین کہتے ہیں۔ خوبی ہے کہ نہیں؟خوبی ہے۔ پہچان بنی کہ نہ بنی؟اب "التابعین"، کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ نام ہے غلط؟ نام تو صحیح ہے ۔مسلمانوں کا ہے کہ نہیں ہے؟اسلام کے نام میں مضبوطی آئی ہے کہ نہیں آئی؟

پانچویں دلیل، سلف الصالحین نے اپنے نام اسلام کے بغیر کچھ اور رکھے مسلمان کے علاوہ، مثال دیکھتے ہیں۔ بڑا پیارا قصہ ہے صحیح بخاری میں اور اس پر میں پورا درس دوں گا ان شاء اللہ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تقدیر پر ایمان کافی عرصے سے pending ہے، ان شاء اللہ اس پر بات کریں گے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں plague کی بیماری "طاعون عمواس" معروف بیماری ہے شام میں پھیلی تھی اور اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے کیوں کہ شام فتح ہو گیا تھا بیت المقدس فتح ہو گیا تھا، جب وہاں پر پہنچے تو یہ معلوم ہوا کہ طاعون پھیل چکا ہے plague کی بیماری پھیل چکی ہے اور بڑی اچھوت بیماری ہے، خطرناک بیماری ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل نہیں ہوئے انتظار کیا باہر۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور یہ حکم دیا "ادعُ لي المهاجرين الأوَّلين "(جا کر بلا کر لاؤ مہاجرین اولین)۔ مہاجرین تو قرآن میں بھی ہیں، حدیث میں بھی ہیں الأوَّلين کہاں سے آیا؟ اچھا، اب مہاجرین اولین آ گئے۔ تو کچھ نے مشورہ دیا "فَاختَلفُوا" (کچھ اختلاف ان کا ہوا) "قال: ادعُ لي الأنصَار "(انصار کو بلایا)۔

ایک اور لفظ ہے دیکھیں، مہاجرین اولین میں صفت اور تھی۔ سب مسلمان ہیں کہ نہیں؟ اب جب پہچان لازمی آ گئی ہے کہ کس کو بلانا ہے تو اب صرف مسلمان کہتے تو کون آتا پھر سب ہی آ جاتے ایک وقت میں تو اب ایک پہچان مطلوب ہے

۔کیا پہچان ہے؟''المهاجرين الأوّلين''۔وہ آئے پھر انصار آئے پھر کہتے ہیں''ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الفَتْحِ''(قریش کے وہ سردار جو فتح مکہ کے موقعے پر مسلمان ہوئے''مُهَاجِرَةِ الفَتْحِ''جو ہیں)۔تو عجب بات ہے کہ ان میں سے دو لوگوں کا اختلاف نہیں ہوا اور انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ آپ واپس چلیں اور اندر نہ جائیں وباء پھیلی ہوئی ہے۔پھر سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے ہیں پھر وہ حدیث انہوں نے بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے(اگر طاعون کی بیماری کسی ملک میں، کسی جگہ میں پھیل جائے تو آپ لوگ اندر نہ جائیں باہر والے اور اندر والے باہر نہ نکلیں)۔جسے آج ہم Quarantine کہتے ہیں میڈیکل زبان میں۔تو اس حدیث میں یہ ثابت ہوا ہے کہ دوسرے مختلف نام بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں، سلف کے زمانے میں بیان کیے جاتے تھے۔تو کیا یہ نام صحیح ہیں یا غلط ہیں؟نام صحیح ہیں۔

4۔اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت،اہل سنت اور اہل حدیث کہنے کے دلائل کیا ہیں؟اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت ،اہل سنت اور اہل حدیث ناموں یا القاب کے جائز ہونے کے دلائل:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾(آل عمران/106)۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں﴿تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ﴾أهل السنة و الجماعة،کہ سفید، چمکدار چہرے ہوں گے قیامت کے دن اہل سنت والجماعت کے﴿وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾أهل البدعة و الفرقة،اور کالے سیاہ چہرے ہوں گے اہل بدعت اور تفرقے کے۔

مسلمان کیوں نہیں فرمایا؟کیوں کہ مسلمانوں میں بھی ایسے اہل بدعت ہوں گے جن کے چہرے سیاہ ہوں گے، سبحان اللہ۔تو لفظ کیا ہے؟أهل السنة و الجماعة۔یہ ثابت ہوا سلف کے قول سے۔

اور جس حدیث میں الطائفۃ المنصورۃ کا ذکر ہے''لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ''آخر تک۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ لوگ اہل الحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا یہ کون ہیں(اگر یہ لوگ الطائفة المنصورة ، اہل حدیث نہیں ہیں پھر میں نہیں جانتا کہ کون لوگ ہیں)۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول میں کیا نام آیا؟أهل السنة و الجماعة۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان سے کیا سامنے آیا؟اہل الحدیث۔

قال قاضی عیاض، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''انما ار اداحمد اهل السنة والجماعة ومن يعتقد مذهب اهل الحديث''امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مراد اہل الحدیث سے کون ہیں؟نئے لوگ تو نہیں ہیں کون ہیں یہ؟فرماتے ہیں کہ اہل سنت

والجماعت ہی مراد ہے۔اور جو لوگ اہل حدیث کے مذہب کو اپنانے والے ہیں، انہیں اہل سنت بھی کہا جاتا ہے اور اہل حدیث بھی کہا جاتا ہے۔

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم کے مقدمے میں فرماتے ہیں کہ لوگ سند کے تعلق سے سوال نہیں کرتے تھے اور جب فتنہ واقع ہوا، اہل بدعت نے بھی بعض روایات بیان کرنی شروع کر دیں تو پھر ہم نے یہ کہا کہ دکھاؤ تمہارے راوی کون ہیں؟''فینظر الی اھل السنۃ فیؤخذ حدیثھم''(یہ لفظ نوٹ کر لیں) تو دیکھا جاتا ہے اہل سنت کو کہ کون اہل سنت میں سے ہے تو ان راویوں کی روایت کو لے لیا جاتا جو اہل سنت میں سے ہیں۔''وینظر الی اھل البدع فلا یؤخذ حدیثھم''اور یہ دیکھا جاتا کہ اہل بدعت میں سے ہیں تو ان کی حدیث کو رد کر دیا جاتا۔

کسی نے مخالفت کی ہے سلف میں سے ان تین یا چار سلف کا جن کا میں نے نام لیا؟ کسی عالم نے مخالفت کی ہے کہ آپ لوگوں نے غلط نام رکھے ہیں؟ ثبوت ہمارے پاس موجود ہے یہ نام رکھے گئے ہیں۔ مخالف کوئی ایک بھی پیغام نہیں ہے کہ کسی نے مخالفت کی ہے کہ نہیں یہ نام غلط ہے اپنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہو، یہ سارے نام غلط ہیں۔ کسی کے پاس کوئی ثبوت ہو تو ایک دکھادے اللہ آپ کو جزائے خیر دے اگر نہیں ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر اجماع سکوتی ہے سلف کا کہ یہ جتنے بھی نام ہیں اور القاب ہیں سارے کے سارے صحیح ہیں۔

5۔ یہ جو شرعی نام ہیں ثابت ہو گئے تو شرعی نام ہو گئے نا کون سے ہیں؟ اس وقت تک تین ہو گئے ہیں۔ اہل سنت والجماعت، اہل حدیث اور اہل السنۃ۔ امام ابن سیرین کے قول میں اہل السنۃ اور اہل بدعۃ ہے۔ تو تین نام آ گئے نا۔ اہل سنت والجماعت ہیں، اہل السنۃ، اور اہل الحدیث ہیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ یہ شرعی نام ہیں۔ شرعی نام ہیں کہ نہیں؟ اب یہ جو شرعی نام ہیں یہ اسلام یا مسلمان کے نام یا لقب سے ٹکراتے ہیں یا ان کی نفی کرتے ہیں یا کوئی تعارض پیدا ہوتا ہے یا اس نام اور لقب سے مزید مضبوطی پیدا ہوتی ہے؟ کیا خیال ہے؟ جیسے المؤمنون کے لفظ میں میں نے بتایا المؤمنون میں کیا ہے؟ مسلمان ہے اور ایمان کی صفت ہے، مضبوطی ہے، محسنین میں یہی ہے۔ صادقین یہی ہے کہ نہیں؟

تو کیا فرق ہے اہل سنت والجماعت میں؟ جب اہل سنت، سنت پر عمل کرنے والے آپ ﷺ کا راستہ اختیار کرنے والے، جماعت مسلمین میں شامل ہونے والے اور اہل سنت اور اہل الحدیث جو ہیں یہ جو نام ہیں کیا فرق ہے مؤمنین میں، محسنین میں اور ان ناموں میں کوئی فرق ہے؟ اب اہل الحدیث کون ہیں؟ مسلمین + حدیث کا اہتمام کرنا اور اس پر عمل کرنا۔ گویا کہ اہل سنت والجماعت، آپ ﷺ کے راستے کو اختیار کرنا، پیروی کرنا اور اس پر جمع ہو جانا۔ ہم مسلمان ہیں

،کسی نے نہیں کہا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں لیکن جب اس خوبصورت نام میں کوئی اور صفت غالب آجاتی ہے، کوئی اور خوبی سامنے آجاتی ہے اور وہی پہچان بن جاتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنے نام کو مسلمان کے علاوہ کوئی اور نام رکھ لے۔

6۔ سلفی نام یالقب کے جائز ہونے کے دلائل۔اب سلفی نام تو نہیں ہے نا اہل حدیث تک بات آئی ہے،اہل سنت تک بات آئی ہے اور اہل سنت والجماعت تک یہ بات آئی ہے۔اب ہمارا اصل موضوع کیا ہے سلف ہی کا موضوع ہے نا کہ اپنے آپ کو سلفی کہنا جائز ہے کہ نہیں؟ سلفیون ہو یا اثریون ہو ایک ہی بات ہے جیسے اہل علم نے بیان کیا ہے۔ان کے دلائل نوٹ کرلیں قرآن مجید سے۔

1 اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا﴾(النساء/115)۔شاہد کیا ہے؟﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا﴾ غیر مؤمنین کے راستے کو اپنایا ہے ہلاک ہوا ہے۔

تو مؤمنین کے راستے کو اپنانا لازمی ہے مؤمنین صحابہ ہیں، صحابہ سلف ہیں گزرے ہوئے ہمارے اچھے لوگ ہیں ان کی اتباع کرنا واجب ہے اور ان کی اتباع کرنے والے کو کیا کہا جاتا ہے؟ سلفی یاء نسب جو ہے نسبت جس سے ہوتی ہے سلف میں وہ لگا دیا جاتا ہے اور سلفی کہا جاتا ہے۔کہتے ہیں کہ یہ واضح دلیل نہیں ہے۔

2۔دوسری آیت سورۃ التوبہ آیت نمبر 100۔کہتے ہیں کہ اس میں اتباع تو﴿غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کی ہوئی ہے تو اس میں مؤمنین کی اتباع براہ راست کا لفظ نہیں ہے تو ٹھیک ہے وہ دلیل بیان کرتے ہیں جس میں اتباع کا لفظ واضح ہے ،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾(التوبہ/100)۔

﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾ کون ہیں مسلمان ہیں کہ نہیں ؟لیکن مسلمان کہا؟ نہیں !السابقون الاولون مہاجرین اور انصار میں سے ۔ان پر تو اللہ تعالیٰ راضی ہے کہ نہیں ؟﴿رَّضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ﴾۔﴿وَالَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡہُمۡ بِاِحۡسَانٍ﴾(اور جن لوگوں نے احسان کے ساتھ ان کی اتباع کی)۔اب راضی اللہ تعالیٰ سب پر ہوا کہ نہیں ہوا؟ان پر بھی جو السابقون الاولون ہیں مہاجرین و انصار میں سے اور ان پر بھی اللہ تعالیٰ راضی ہوا جو ان کی اتباع باحسان کرنے والے ہیں۔ہم وہ تو نہیں ہو سکتے لیکن ان کی اتباع کر سکتے ہیں کہ نہیں؟اتباع کر سکتے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے۔

شاہد کیا ہے ؟﴿اتَّبَعُوۡہُمۡ بِاِحۡسَانٍ﴾،﴿اتَّبَعُوۡہُمۡ﴾(ان کی اتباع کی)۔کون؟ ﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾۔سلف کون ہیں ؟ گزرے ہوئے پہلے لوگ۔السابقون الاولون کا لفظ آیا کہ نہیں؟لفظی معنی بھی آیا کہ نہیں آیا؟سلف کا لفظی معنی کیا ہے ؟ گزرے ہوئے لوگ۔﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾ گزرے ہوئے ہیں کہ نہیں گزرے ہوئے لوگ ؟اور اتباع کرنے والے۔کس کی ؟سلف کی۔کیا کہتے ہیں اسے یاء کون سی ہے یہ ؟نسب کی۔لگائیں سلف کے ساتھ کیا بنتا ہے ؟سلفی بنتا ہے کہ نہیں؟اچھا،ابھی بھی واضح نہیں ہے۔

دوسری دلیل،حدیث سے ہے حدیث گزر چکی ہے آپ ﷺ کا فرمان کہ میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی سارے کے سارے جہنم میں سوائے ایک فرقے کے ایک روایت میں آیا ہے ''الْجَمَاعَةُ''اور دوسری روایت میں آیا ہے ''عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي''۔

''الْجَمَاعَةُ ''کا لفظ پھر الگ سے آیا ہے'' عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي''،''أَصْحَابِي''اور''الْجَمَاعَةُ ''کو آپ نوٹ کریں ذرا۔''عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ''کیا ہے ؟وحی ہے۔''وَأَصْحَابِي''اس وحی کو براہ راست آپ ﷺ سے سمجھنے والے۔یہ قید ہے صحیح سمجھنے کی،صحابہ رضی اللہ عنہم نے صحیح سمجھ لیا اور جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سمجھ کے مطابق قرآن وسنت کو سمجھتے ہیں،ان کی پیروی کرتے ہیں۔صحابہ ہمارے گزرے ہوئے اچھے لوگ ہیں سلف ہیں۔ان کی پیروی کرنے والے اتباع کرنے والے کون ہیں؟سلفی ہیں۔

کہتے ہیں کہ ابھی بھی واضح دلیل نہیں ہے۔ٹھیک ہے تیسری دلیل،قرآن کے دلائل،حدیث کے دلائل،تیسرا اجماع، اجماع بھی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مجموع الفتاویٰ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 149 میں فرماتے ہیں "لا عيب على من أظهر مذهب السلف" (کوئی عیب نہیں اگر کوئی شخص مذہب سلف کو ظاہر کرنا چاہے)" وانتسب إليه واعتزى إليه" (اور مذہب سلف کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے اپنا اعتزیٰ کرتا ہے)" بل يجب قبول ذلك منه بالاتفاق"۔ (بلکہ ان سے یہ قبول کرنا کہ وہ اب نسبت سلف کی طرف کرتا ہے، سلفی اپنے آپ کو کہلواتا ہے واجب ہے کہ اس کی اس بات کو قبول کر لیں اور اس پر اجماع ہے بالاتفاق)۔ کیوں؟" فإن مذهب السلف لا يكون إلا حقا" (کیوں کہ مذہب سلف حق کے سوا کچھ اور ہے ہی نہیں، ہو ہی نہیں سکتا)۔ مذہب سلف سے مراد جس پر ان کا سلف کا اجماع ہوا ہے جن میں ان کا اختلاف نہیں ہوا۔

دوبارہ سے، شیخ الاسلام فرماتے ہیں مجموع الفتاویٰ، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 149 میں (کوئی عیب نہیں کسی پر بھی جو سلف کے مذہب کو ظاہر کرنا چاہے اور اس کی طرف اپنی نسبت کرنا چاہے بلکہ سب پر واجب ہے کہ اس کی اس نسبت کو قبول کر لے اور اس پر اجماع ہے بالاتفاق)۔ کوئی شخص کہتا ہے کہ میں سلفی ہوں اب اس کی اس بات کو ماننا چاہیے اور ماننا واجب ہے لوگوں پر کہ اس کی بات کو مان لیں کیوں کہ دلائل کی روشنی میں یہی حق ہے۔ وجہ کیا ہے؟ کہ مذہب سلف حق کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

چوتھی دلیل "اقوال السلف" (سلف کے بعض اقوال)۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "أصول السنة عندنا" (دین کے اصول ہمارے نزدیک کیا ہیں)" التمسك بما كان عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والاقتداء بهم وترك البدع "۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی أصول السنة ہم پڑھ چکے ہیں معروف تصنیف ہے چھوٹی سی پیاری سی عقیدے کے اصول کے تعلق سے ابتداء کہاں سے ہوئی ذرا غور کریں کہ "أصول السنة عندنا" (ہمارے نزدیک سنت کے، دین کے اصول کیا ہیں)۔ یہاں سنت سے مراد دین اسلام ہے۔ "التمسك" (مضبوطی سے تھامے رکھنا، پکڑنا) کیا؟" بما كان عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم" (جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے)" والاقتداء بهم" (اور ان کی اقتداء کرنا)" وترك البدع" (اور بدعت کو چھوڑ دینا)۔ کیوں کہ حق راستہ ایک ہے سنت کا راستہ ہے اور اس سے جدا بدعت کا راستہ ہے تو جو سنت کے راستے کو صحابہ کے راستے کو سلف کے راستے کو اختیار کرتے ہیں انہیں سلفی کہا جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اصبر نفسك على السنة" (سنت پر صبر کرتے رہو)" وقف حيث وقف القوم" (جہاں پر قوم رکی وہاں پر تم بھی رکو)۔ قوم سے مراد کیا ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ "وقل بما قالوا" (جو انہوں نے کہا تم بھی وہی

کہو)''وكف عما كفوا''(جو انہوں نے چھوڑا وہ تم بھی چھوڑو)''واسلك سبيل سلفك الصالح''((واضح لفظ ہیں)اور راستہ اختیار کرو اپنے اچھے سلف کا گزرے ہوئے لوگوں کا)۔

''واسلك سبيل سلفك الصالح''امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی بات میں کر رہا ہوں آج کے زمانے کی بات نہیں ہے بہترین زمانے کی بات میں کر رہا ہوں''واسلك سبيل سلفك الصالح فإنه يسعك ما وسعهم''(جو ان کے لیے کافی تھا وہ آپ کے لیے بھی کافی ہے)۔اور دوسری جگہ پر فرماتے ہیں امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ''عليك بآثار من سلف''(تم پر واجب ہے کہ جو گزرے ہوئے اچھے لوگ ہیں سلف جو ہیں ان کے آثار ان کے راستے کو اپناؤ)''وإن رفضك الناس''(اگرچہ لوگ تمہیں دھتکار دیں جھٹلا دیں)''وإيّاك وآراء الرجال''(میں تمہیں آگاہ کر دوں لوگوں کی رائے کی طرف مت جانا)''وإن زخرفوها لك بالقول''(اگرچہ وہ تمہیں خوبصورت انداز میں باتیں کرتے رہیں)۔اور اس کا حوالہ لے لیں شرح اُصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ امام للالکائی رحمۃ اللہ علیہ کی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں قول وہاں پر موجود ہیں۔

دلائل تو ہم نے دیکھ لیے سلفیت کے دلائل اپنے آپ کو سلفی کہنے کے دلائل کیا ہیں اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو سلفی کیوں کہتے ہیں وجہ کیا ہے؟

1۔کیوں کہ منع کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ اپنے آپ کو سلفی مت کہنا اگر کوئی دلیل ایک ہے تو ہمیں دکھا دیں، ہم آج سے اپنے آپ کو سلفی نہیں کہیں گے۔اگر منع کی کوئی دلیل آپ کو مل جاتی ہے قرآن و سنت، اجماع سلف کے کسی قول سے ہمیں دکھا دیں کہ اپنے آپ کو سلفی مت کہو، نہیں کہیں گے ہم۔اور منع کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔

2۔دوسری دلیل ہے اثبات کی کہ دلائل موجود ہیں کہ اپنے آپ کو سلفی کہو جیسے میں بیان کر چکا ہوں۔

3۔تیسری دلیل ہے اجماع کی جو میں بیان کر چکا ہوں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا اجماع واضح ہے کہ نہیں؟

تین ہو گئے، یہ تین وجوہات ہیں کہ اپنے آپ کو سلفی کیوں کہنا چاہیے۔

4۔چوتھی وجہ کہ جس زمانے میں ہم رہتے ہیں اگر ہم ہوتے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں اس زمانے میں جب فتنے نہیں تھے اور جب نام بھی نہیں دوسرے رکھے گئے تھے مسلمان کے علاوہ۔نہ کوئی اہل حدیث تھا، نہ کوئی اہل السنہ تھا، نہ کوئی سلفی کوئی بھی نہیں تھا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے، کوئی فتنہ نہیں تھا ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی وقت میں مسلمان تھے سارے۔پھر جب فتنے آئے اور لوگ اس ایک مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونا شروع ہوئے تو پھر کیا ہوا؟ تو مسلمانوں میں جب تفرقہ ہوا اور لوگ جدا جدا ہوتے گئے ہیں تو پھر اس

زمانے سے یہ نئے نام آہستہ آہستہ شروع ہو گئے۔اہل سنت والجماعت کا لفظ آیا پھر اہل حدیث کا لفظ آیا پھر اہل سنت کا لفظ آیا،اہل اثر کا لفظ آیا پھر سلفی کا لفظ آیا اور یہ آج بھی موجود ہیں۔

اس بہترین زمانے میں جب فتنے کا آغاز ہوا تو مسلمانوں نے، مومنوں نے،اس زمانے کے بہترین لوگوں نے اپنی پہچان کو قائم کرنے کے لیے اپنے نام بدلے نہیں ہیں بلکہ اپنے نام کو جو اسلام کا نام تھا اس کو مزید مضبوط کیا ہے۔اب جہمیہ آئے انہوں نے کہا کہ ہم جہمی ہیں۔ جہمی نام سے اسلام میں مضبوطی آتی ہے ؟ کیا خیال ہے ؟ جہمی نام سے اسلام میں مضبوطی آتی ہے یا اسلام کی بنیاد سے ٹکراتا ہے۔ معتزلی، کلابی، قدری، اشعری، ماتریدی سب دیکھتے ہیں،ان سب کی تاریخ ہے، وجود کی تاریخ ہے۔ جہم بن صفوان سے پہلے جہمی نہیں تھے۔ تھے ؟ نہیں تھے۔ تو تاریخ ہے، موجود ہے۔اہل سنت والجماعت ہمیشہ سے موجود ہیں، آپ ﷺ کے زمانے سے موجود ہیں لیکن ان کو مسلمان کہا جاتا تھا اس وقت۔ جب فرقے بنے رافضیوں نے کہا کہ ہم رافضی ہیں، خوارج نے کہا کہ ہم خوارج ہیں، جہمیوں نے کہا کہ ہم جہمی ہیں پھر معتزلی پھر اشعری پھر ماتریدی، کلابی سارے آتے رہے وہ سب کہتے ہیں کہ ہم مسلمان بھی ہیں۔ تو اس زمانے میں اپنی پہچان کو باقی رکھنے کے لیے انہوں نے کہا کہ ہم اہل سنت والجماعت، اہل حدیث ہیں۔ آج جو شخص یہ اعتراض کرتا ہے وہ سبب جو اس وقت تھا آج موجود ہے کہ نہیں ؟ تفرقے آج کم ہوئے کہ بڑھے ہیں ؟ کیا خیال ہے ؟ بڑھ چکے ہیں کہ نہیں ؟ تصوف کے فرقے بنے۔ بریلویت، دیوبندیت اس زمانے میں تھی، قادیانیت تھی دوسرے فرقے تھے ؟ نہیں تھے یہ۔ تو فرقے اور بڑھے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ تو اگر صرف مسلمان کہتے ہیں تو جیسے اس زمانے میں لازمی تھا اپنی پہچان کو برقرار رکھنے کے لیے کوئی ایسی صفت جو مسلمانوں میں خوبی کی صفت ہو اور اسی سے ان کی پہچان ہو وہی نام مقرر کر دیا گیا۔ تو آج یہ راستہ کیوں غلط ہے اور کس وجہ سے ہم اپنے آپ کو اہل حدیث یا اہل سنت یا سلفی نہ کہیں وجہ کیا ہے ؟

5۔ پانچواں پوائنٹ، یہ پانچ وجوہات ہیں کہ اپنے آپ کو سلفی کیوں کہنا چاہیے ؟ جیسا میں نے بتایا ابھی۔ چھٹا پوائنٹ تھا کیوں کہ وہ سبب جو اس وقت موجود تھا اس زمانے میں آج بھی موجود ہے۔اس زمانے میں اہل حدیث کہتے تھے، آج ہم اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں، وہی وجہ ہے۔اور یہ نام بھی اسی زمانے سے ہے۔ پانچویں وجہ ہے اپنی پہچان کو برقرار رکھنے کے لیے، جیسے انہوں نے اپنی پہچان کو برقرار رکھا آج ہم بھی یہی راستہ اختیار کر کے اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت، اہل اثر، اہل حدیث اور سلفی کہہ کر اپنے اس نام کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں، اپنی پہچان کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر میں

کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں، سب نے کہا میں مسلمان ہوں۔ اشعری، ماتریدی، بریلوی، دیوبندی، قادیانی بھی کہتے ہیں، میں مسلمان ہوں عجب بات دیکھیں، ٹھیک ہے۔ تبلیغی جماعت والے، اسلامی جماعت والے، شیعہ ہیں، رافضی ہیں، اور اخوان المسلمین والے ہیں جتنی بھی جماعتیں ہیں آپ گنتے جائیں سب کہتے ہیں، میں مسلمان ہوں۔ اچھا، میں بھی مسلمان ہوں، سب برابر ہو گئے پہچان کیا ہے؟

بعض لوگ کہتے ہیں، ہر بندہ اپنے کردار سے پہچانا جائے گا۔ سبحان اللہ پھر تو امت ساری کو علماء ہونا چاہیے تاکہ کردار سے پہچان لیں۔ نہیں! میں بھی جاہل ہوں کیا پتہ چلے گا کہ کون حزب التحریر والے ہیں۔ حزب التحریر والے کون ہیں جانتا ہے کوئی؟ حزب التحریر کون ہیں کہاں کے ہیں کیا کرتے ہیں؟ کیا ان کی آئیڈیالوجی ہے نظریات کیا ہیں جانتا ہے کوئی؟ وہی جانتے ہیں جو اس مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

آج یہ جو جماعتیں نکلی ہیں طالبان اور دوسرے القاعدہ اور دوسرے، تیسرے نکلے ہیں جو، اگر ہم بھی کہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، ہم بھی کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں۔ تو پہچان کیسے ہو گی؟ اپنی پہچان کو برقرار کیسے رکھیں گے ہم؟ وہ تو یہی چاہتے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہو۔ پتہ ہے؟ اہل بدعت کی ایک میں نشانی بتادوں آپ کو۔ اہل بدعت جو اپنے کو چھپانا چاہتا ہے وہ کہتا ہے کہ بھئی اپنے آپ کو مسلمان ہی کہو بس۔ وجہ کیا ہے؟ کیوں کہ جب وہ اہل بدعت کے ساتھ ملتا ہے یا ان کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے الولاء والبراء کا معاملہ جو عقیدے کے اصول میں سے ہے اس میں جو کمزوری ہوتی ہے تو پھر پکڑ ہوتی ہے سلفیوں کی پکڑ ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہو کافی ہے۔

جو یہ کہتا ہے تو جان لو کہ اس کے اندر کوئی گڑ بڑ ہے، کوئی خرابی ہے، منہج میں کوئی خرابی ضرور ہے۔ ورنہ کس طریقے سے اپنی پہچان کو ہم باقی برقرار رکھیں جب کہ دوسرے اپنی پہچان کو برقرار رکھنے کے لیے صرف خواہش مند نہیں ہیں بلکہ اپنا زور اور طاقت بھی استعمال کر رہے ہیں۔ اب ٹائٹل لکھا آتا ہے نیچے نا اب عجب بات ہے کہ رافضی ہیں، وحدت المسلمین جماعت ہے spokesman آتا ہے کوئی بات کرنے والا ہوتا ہے، مولوی صاحب بیٹھا ہوتا ہے ان کا کوئی اور وحدت المسلمین لکھا آتا ہے ٹائٹل اس کا یا جماعت اسلامی والا ہوتا ہے کوئی ان کا spokesman جماعت اسلامی لکھا آتا ہے یا فلانہ ہوتا ہے۔ یہ کیا چیزیں ہیں یہ ان کی پہچان ہے کہ نہیں؟! وہ کیوں نہیں لکھتے مسلمین کیوں نہیں لکھتے؟ صرف مسلمان لکھیں نا کیوں نہیں لکھتے؟ وہ سینہ تان کے کہتے ہیں کہ ہم یہ ہیں اور ہمیں کہا جاتا ہے، سلفی نہ کہو مسلمان

ہی کہو اپنے آپ کو۔ ناانصافی ہے کہ نہیں؟ ان کو نہیں کہا جاتا یار، تم کیوں اپنا نام غلط رکھ رہے ہو؟ تو کہو نا کہ میں مسلمان ہوں بس۔ وہ ٹھیک ہیں، ہم کہتے ہیں ہم سلفی ہیں تو کہتے ہیں کہ غلط ہے، تفرقہ چاہتے ہیں امت میں فتنہ چاہتے ہیں۔

6۔ چھٹی وجہ، کسی نے کہا کہ ٹھیک ہے بھئی آپ کی بات درست ہے مان لیتے ہیں تم یوں کہو میں مسلمان ہوں، اہل سنت والجماعت کا راستہ اختیار کرنے والا یا مسلمان ہوں جو سلف کی اتباع کرنے والا ہوں، یوں کہو ٹھیک ہے۔

کس کے پاس اتنا وقت ہے کہ آپ کی یہ لمبی بات سنے گا آپ کی جب پہچان آپ جب بیان کریں گے، مجھے بتائیں پہلے؟ یہ جو جملہ آپ بتا رہے ہیں ناں پورا لمبا یہ سارا ایک ہی لفظ میں سما چکا ہے ''سلفی''۔ سلفی سے کیا مراد ہے؟ وہ مسلمان جو موحد ہے، متبع سنت ہے، سلف الصالحین کے راستے اور منہج کو اپنانے والا ہے۔ یہ لمبی بحث ضرورت ہے کرنے کی؟ ویسے شارٹ کٹ ڈھونڈتے ہیں، پوری شریعت میں شارٹ کٹ چاہیے یہاں پر جب نام کی بات آئی تو لمبا نام رکھنا چاہیے۔ پتہ ہے کہ وجہ کیا ہے؟ صرف مخالفت کرنی ہے اور کچھ وجہ بھی نہیں ہے۔

7۔ ساتویں وجہ، صحابہ اور سلف کی دعوت کیا تھی؟ دین حق کی طرف، واضح اور پاک دین کی طرف جو خالص ہے۔ جو آج اسلام موجود ہے کیا وہ پاک اور خالص اسلام باقی ہے؟ آج جو اسلام موجود ہے کتابی شکل میں یا مدارس میں یہ جو پڑھایا جا رہا ہے کیا اپنی اس پاکیزگی کے ساتھ جو آپ ﷺ کے زمانے میں تھا، صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں تھا آج وہی اسلام ہم حاصل کر رہے ہیں، وہی تعلیمات ہمارے بچوں کو دی جا رہی ہیں یا اس میں کچھ اور چیزیں بھی شامل کر دی گئی ہیں؟ کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ کے زمانے میں دعوت تھی پیورا اسلام کی دعوت، پاک اسلام تھا اس لیے سب مسلمان کہتے تھے اپنے آپ کو۔ اب جب اسلام کے اندر بہت ساری جماعتیں آئیں، بہت سارے نظریات شامل کر دیئے گئے، بہت ساری بدعات اور خرافات بھی شامل ہو گئی ہیں تو اب ان بدعات اور خرافات کی وجہ سے اگر کوئی شخص ان بدعات کے ہوتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو وہ سچا مسلمان نہیں ہے۔ اسے چاہیے کہ بدعات سے توبہ کرے اور پھر کہے کہ میں مسلمان ہوں، ہم بھی کہنے کے لیے تیار ہیں، نہیں کہیں گے ہم سلفی ہم اپنے آپ کو۔ لیکن جب تک یہ impurity موجود ہے اور یہ ملاوٹ موجود ہے تب تو یہ لازمی ہے کہ ہم بھی اپنی پہچان کو برقرار رکھنے کے لیے اپنا نام سلفی رکھیں تاکہ دوسروں کو بھی پتہ چلے کہ یہ کون ہیں؟ اور پاک اسلام کی طرف دعوت کا نام ہے الدعوۃ السلفیۃ۔ جب ہم کہتے ہیں کہ قرآن ہے اور صحیح حدیث ہے تو ضعیف نکل گئی موضوع نکل گئی۔ قرآن سارا سچا ہے، صحیح احادیث سچی ہیں اور ان کی جو فہم ہے صحیح فہم ہے۔ کس کی؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف الصالحین کی۔ اگر ہم یہ راستہ اختیار کریں

اسلام میں جو چیزیں داخل ہوئی ہیں ملاوٹ ہوئی وہ باقی رہتی ہے؟ نہیں رہتی ہے۔ جو اس راستے کو اپناتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟ سلفی۔ دعوت کو کیا کہتے ہیں؟ الدعوۃ السلفیۃ، اور جو اس پر قائم ہے اسے سلفی کہتے ہیں۔

کوئی شخص کہتا ہے کہ دعوۃ السلفیۃ کیوں کہتے ہو کہو کہ اہل سنت یا اہل حدیث کیوں نہیں کہتے ہو؟ بات یہ ہے کہ ایک ہی بات ہے دعوت اہل حدیث یا دعوۃ السلفیۃ یا فہم سلف ایک ہی ہیں لیکن بعض ایسے اہل حدیث موجود ہیں جو فہم سلف کو بدعت سمجھتے ہیں۔ میں بیان کر چکا ہوں پہلے، غلط فہمی کا ازالہ کر چکا ہوں اس کی وجہ سے اس غلط فہمی کا بھی میں نے سمجھا کہ ازالہ کرتا چلوں۔ اہل حدیث اپنے آپ کو اہل حدیث بھی کہلواتے ہیں اور کہتے ہیں، فہم سلف بدعت ہے تو پھر سلفی کہنا چاہیے کہ نہیں چاہیے تاکہ ان جھوٹے اہل حدیثوں سے ہماری جو پہچان ہے واضح ہو جائے اور ہم ان سے الگ ہو جائیں۔ سارے اہل حدیث نہیں، وہ اہل حدیث جو فہم سلف کو بدعت کہتے ہیں، وہ اہل حدیث جو اپنے آپ کو اہل حدیث بھی کہتے ہیں اور صوفی بھی کہتے ہیں، پتہ ہے؟ بڑی عجیب سی بات ہے صوفی اہل حدیث! کوئی کہتا ہے کہ میں سلفی صوفی ہوں، یہ نئے نئے لوگ آئے ہیں سلفی صوفی!

الغرض، آگے اس کا جواب بھی آئے گا۔ لیکن جب ایسے اہل حدیث آئے جو کہتے ہیں، فہم سلف بدعت ہے تو ان سے جدائی اختیار کرنے کے لیے ہم نے کہا کہ ہم سلفی ہیں۔ بات واضح ہو گئی ہے یا وہ اہل حدیث جو اہل بدعت کے ساتھ مل کر جیسا کہ لشکر طیبہ والے دوسرے ہیں، جماعت الدعوۃ والے، منہج خوارج اختیار کر کے کہتے ہیں، ہم اہل حدیث ہیں۔ تو ان سے دوری اختیار کرنے کے لیے ہم نے کہا، ہم سلفی ہیں۔ اگر تم اہل حدیث ہو، اس کو اہل حدیثیت کہتے ہو تم جو غلط ہے، اہل حدیث ان سے بری ہیں سچ بات ہے۔ جو صحیح اہل حدیث ہیں ان سے بَری ہیں ان سب سے یہ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں، ہم حق پر ہیں، ان کا رد بھی تو انہوں نے کیا ہے، الحمد للہ۔ اہل حق علماء موجود ہیں سمجھایا گیا ہے نصیحت کی گئی ہے لیکن پھر بھی نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔

صحابہ ہی اہل سنت ہیں وہی سلف الصالحین ہیں اور نسبت اہل سنت۔ اہل سنت کی نسبت کیا ہے؟ جو اہل سنت کے ساتھ منسوب ہے اسے کیا کہتے ہیں؟ سنّی، سنّی کہتے ہیں نا۔ اور سلف کی طرف نسبت ہے جس کی اس کو کیا کہتے ہیں؟ سلفی۔ اگر سنّی کہنا جائز ہے تو سلفی کہنا جائز کیوں نہیں ہے؟

یہ وہی ساتویں وجہ ہے جب میں نے کہا کہ دعوۃ السلفیۃ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت جو ہے وہی بات ہے۔ صحابہ کہ طرف نسبت سلفی ہے اگر اہل سنت کی طرف نسبت سنّی صحیح ہے تو صحابہ کی طرف نسبت سلفی بھی صحیح ہے۔

8۔آٹھواں پوائنٹ، کیاایسے فرقے موجود ہیں جواپنے آپ کو سنّی کہتے ہیں اور حقیقتاً سنت سے دور ہیں سنت کی مخالفت کرتے ہیں ،اہل سنت کی مخالفت کرتے ہیں؟عقیدۃ منہج میں مخالفت کرتے ہیں کوئی ایسا گروہ موجود ہے ؟کون ہیں ؟بریلوی۔ بریلوی کیا کہتے ہیں اپنے آپ کو ؟اہل سنت کہتے ہیں۔ برصغیر میں اگر کوئی کہے نا کہ میں اہل سنت میں سے ہوں یا میں سنّی ہوں تو فوراً سننے والا کہے گا بریلوی ہے ۔ وہاں پر آپ کی پہچان اہل حدیث ہے سنی نہیں ہے، سمجھیں۔ برصغیر میں،انڈیا، پاکستان میں، بنگلہ دیش میں آپ کی پہچان سنی نہیں ہے، یہاں پر آپ کی پہچان سنی ہے یعنی اہل حدیث ہیں آپ سلفی ہیں، سعودی عرب میں یا گلف میں۔انڈیا، پاکستان میں، برصغیر میں آپ کی پہچان اہل حدیث ہے۔ یہ پہچان آپ کی نہیں ہے سنّی یااہل سنت میں سے۔ تو یہی وجہ ہے کہ ہمیں سلفی کہنا پڑا کیوں کہ اہل سنت جھوٹے بھی موجود ہیں۔

9۔اپنے آپ کو سلفی کہنا کیوں جائز ہے اگر کوئی کافر دائرۂ اسلام میں داخل ہونا چاہے۔کافر مسلمان ہو رہے ہیں کہ نہیں ہو رہے ؟اور وہ اسلام کو صافی، پاک سے اسلام کو سمجھنا چاہتا ہے جس پر سلف تھے وہی اسلام پاک ہے، وہی صاف ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ بہت سارے گروہ ہیں مسلمانوں میں رافضی ہیں، صوفی ہیں، فساد والے ہیں، فسادی ہیں، خوارج کی سوچ رکھنے والے دوسرے تیسرے مختلف گروہ ہیں تو وہ کس کی بات مانے گا اور ان جماعتوں میں سے کس اسلام کو قبول کرے گا؟اگر ہم اسے کہتے ہیں بھئی دیکھو ہم مسلمان ہیں کوئی بھی گروہ لے لو انصاف ہوا اس کے ساتھ ؟سچ بتائیں مجھے، یہاں پر ڈنڈی نہیں چلے گی اب ؟

ایک شخص کرسچن ہے اور آپ کے آفس میں کام کرتا ہے، وہ اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے آپ اسے کیا کہیں گے کہ ہم سب مسلمان ہیں، آپ داخل ہو جاؤ کوئی بھی ان میں سے جو جماعت یا فرقہ ہے کوئی بھی اختیار کر لو؟آپ نے نصیحت کی ہے اسے، حق ادا کیا ہے نصیحت کا ؟''الدین النصیحہ ''نصیحت عام بات نہیں ہے پورے دین کا دارومدار نصیحت پر ہے۔اگر یہ ناانصافی ہے، آپ اس سے یہ کہیں گے کہ آپ نے اہل حدیث ہی بننا ہے، آپ نے سلفی ہی بننا ہے یہی حق ہے اور آپ یہی حق سمجھتے ہیں کہ آپ نے صحیح اس کو نصیحت کی ہے تو پھر یہاں پر کیوں اپنا نام مسلمان سے بدل کر اہل حدیث یا سلفی کہا کیوں؟جب یہاں پر کہنا جائز ہے پھر وہاں پر کہنا کیوں جائز نہیں ہے ؟

10۔دسویں وجہ، یہ بھی واضح نہیں ہے یہ خطرناک بات ہے آخری۔اگر کوئی شخص آپ کی بیٹی سے رشتہ کرنا چاہتا ہے تو آپ کیا کہیں گے کہ مسلمان ہے کافی ہے بس! نہیں دیکھیں گے کہ کس گروہ سے کس جماعت سے تعلق ہے اس کا

اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر اسے دے دیں گے ؟اس سے شادی کر دیں گے نکاح کر دیں گے انصاف ہے ؟جو کہتے ہیں ناں کہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو وہ اس حد تک کہتے ہیں نام کی حد تک ،جب کام کی بات آتی ہے ناں تو وہ بھی یہاں پہ پوچھتے ہیں، بھئی آپ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہو، کس فرقے سے تعلق رکھتے ہو؟ یہاں پر پھر کیوں صرف مسلمان کہنا کافی نہیں ہے ؟اپنے سر پر پڑی تو ہمیں پوچھتے ہو کہ کس جماعت سے تعلق ہے ؟اور امت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے ہیں، عام بے چارے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے اسلام کے نام پر اور کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو سلفی مت کہو، اہل حدیث مت کہو۔ یہاں پر کیوں کہہ رہے ہو؟ایک رافضی آتا ہے ،اپنی بیٹی کو بیاہ دو گے اس کے ساتھ رافضی کے ساتھ ؟ کیوں ؟اچھا، پتہ کیسے چلے گا کہ یہ رافضی ہے کہ نہیں کیا یہاں پر ماتھے پہ لکھا ہے کہ رافضی ہے وہ یا کالی پگڑی پہن کر آئے گا اس لیے وہ رافضی ہے ؟نہیں پہن کر آیا کالی پگڑی وہ suited booted آیا آپ کے پاس۔ اگر آپ سوال کرتے ہو تب بھی مارے جاتے ہو، نہیں کرتے تب بھی مارے جاتے ہو۔ کرنے میں کیوں مارے جاتے ہو؟ کیوں کہ آپ خود تو منع کرتے ہو کہ صرف مسلمان کہو اپنے آپ کو ،ہم تو کہتے ہیں سلفی کہو سیدھے ہو جاؤ، اہل حدیث کہو اپنے آپ کو۔ ہم ابھی بھی کہتے ہیں اور اس وقت بھی کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ لوگوں کو اندھیرے میں نہیں رکھتے۔

تو یہ دس وجوہات ہیں کہ اپنے آپ کو سلفی کہنا کیوں جائز ہے واضح ہے کہ نہیں؟

ساتواں پوائنٹ تھا کہ آخر کیا حرج ہے کیا خرابی ہے اگر ہم اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتے ہیں؟ بہت ساری خرابیاں ہیں:

1۔"كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٍ"(بات تو حق ہے لیکن اس کے پیچھے باطل چھپا ہوا ہے)۔ کیا مطلب ہے مسلمان کہنے میں باطل چھپا ہوا ہے پیچھے؟ صرف مسلمان کہنے میں بات تو حق ہے کہ ہم مسلمان ہی ہیں لیکن اس کے پیچھے بعض لوگوں نے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم صرف مسلمان ہیں اس کے پیچھے ایک شر ہے جو وہ چھپانا چاہتے ہیں، باطل ہے۔ کیسے ؟جو بھی بدعتی جماعتیں ہیں وہ الدعوۃ السلفیۃ سے جو بھی دشمنی رکھتے ہیں وہ اس مسلمان کے نام میں سب کو پگھلا کر سب کو ایک ساتھ جمع کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمان کہہ دیا تو سب جماعتیں ختم ایک ہی نام ایک ہی ٹائٹل ہے، اہل بدعت بھی شامل وہ تو ویسے باطل پر بدعتی تھے اور جو اہل حق ہیں وہ بھی اس میں شامل ہو جائیں گے تو پہچان اہل حق کی ختم ہو جائے گی اہل بدعت کی تو ویسے پہچان ہے ہی نہیں۔

2۔ دوسری خرابی، اہل سنت والجماعت کی مخالفت ہوتی ہے، سلف کی مخالفت ہوتی ہے جنہوں نے اپنی پہچان کو برقرار رکھنے کے لیے اسلام کے علاوہ اپنا کوئی اور نام رکھا اور ٹائٹل دیا۔

3۔ تیسری خرابی، حق اور باطل میں تقریب کی وجہ کا باعث بنتا ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں، اہل حق اور اہل باطل دونوں ایک ساتھ ہو گئے کہ نہیں برابر ہو گئے کہ نہیں؟ اور اہل حق اور اہل باطل کبھی بھی ایک ساتھ نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾(الاسراء/81)۔

4۔ چوتھی خرابی، اہل حق اہل سنت والجماعت کے دشمنوں سے موافقت، اہل بدعت وضلالت سے موافقت کی وجہ ہے آپ کس گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں اہل سنت کے گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا اہل بدعت کے؟ اگر اہل سنت کے گروہ میں آنا چاہتے ہیں تو پھر سلفی کہو، اگر اہل بدعت کی طرف جانا چاہتے ہیں تو پھر سلفی مت کہو اپنے آپ کو صرف مسلمان ہی کہتے رہو آپ کی مرضی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک قصہ سن لیں بڑا پیارا ہے جب مسئلہ تھا خلق القرآن کا کہ قرآن مخلوق ہے کہ نہیں تو اس وقت دو گروہ ہو گئے تھے۔ اہل سنت والجماعت کہتے تھے کہ مخلوق نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اہل بدعت معتزلہ کہتے تھے کہ قرآن جو ہے وہ مخلوق ہے۔ بیچ میں لوگ آئے اور انہوں نے کہا یار یہ کیا بات ہے کیا جھگڑا ہے ہم کہتے ہیں قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یہ مخلوق ہے کہ نہیں یہ نہیں جانتے ہم یہ بات مت کریں آپ کہ قرآن نہ مخلوق ہے نہ مخلوق نہیں ہے یہی بات کرتے ہیں ہم۔

تو اس سے کیا فائدہ ہوا، فائدہ ہوا یا نقصان ہوا؟ نقصان ہوا کیوں کہ حق سے آپ نے دوری اختیار کی ہے اور اہل باطل کی آپ نے تقویت کی ہے اگرچہ آپ نے جانے یا انجانے میں کی ہے لیکن تقویت تو کی ہے اہل باطل کی۔ تفویض کا دروازہ، شر کا دروازہ ہے اور ہمیشہ سے تفویض جیسے اہل سنت والجماعت کی مخالفت کرتے ہوئے مفوضۃ آئے اسماء و الصفات کے باب میں انہوں نے کہا کہ "یار، اللہ تعالیٰ کے نام مانتے ہیں صفات مانتے ہیں لیکن معنی کیا ہیں، یہ نہیں جانتے ہم معنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے"۔ یہ کیا بات ہوئی؟!

5۔ پانچویں خرابی، منہج سلفی جو حق ہے اس کے نور کو طمس کرنا ہے اور مٹانے کی وجہ ہے۔

6۔ چھٹی خرابی، بعض لوگوں نے سلف کا نام لے کر بہت خرابیاں پیدا کی ہیں اپنے آپ کو سلفی بھی کہتے ہیں لیکن حقیقت میں سلفی نہیں ہیں وہ صرف دعوے دار ہیں اور انہوں نے جہاد کے نام پر دہشت گردی پھیلائی ہے اور اپنے آپ کو سلفی بھی کہتے ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ صرف اس جماعت کو یا جو سلف الصالحین یہ جو ٹائٹل ہے اسے مسخ کرنے کی کوشش کی ہے اور ان سے بھی دوری اختیار کرنا۔

7۔ اور اپنی پہچان کو برقرار رکھنے کے لیے پورا درس جاری ہے کن سلفیاً علی الجادۃ کے نام سے کہ سلفی ہونا ہے تو پھر آپ سلفیت کے راستے کو اختیار کرو۔

8۔ آخری پوائنٹ کہ اگر ابھی بھی کوئی مخالفت کرتا ہے تو ہم کیا کریں؟ اگر ابھی بھی کوئی مخالفت کرتا ہے ان دلائل کی روشنی میں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں کیا رہنمائی کی گئی ہے جب کوئی مخالفت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرو اور آپ ﷺ کی فرماں برداری کرو) ﴿وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (اور اولی الامر کی بھی فرماں برداری کرو) ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (اگر تنازعہ ہو جاتا ہے جھگڑا ہو جاتا ہے کسی مسئلے میں کسی چیز میں تو اسے واپس کرو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف) ﴿ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ (اسی میں خیر ہے اور بہترین تاویل ہے)۔

اس آیت کریمہ میں چار چیزیں ہمیں ملتی ہیں:

1۔ اختلاف سے پہلے تنازع سے پہلے کیا ہے؟ ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ اور یہ ہم بیان کر چکے ہیں دلائل کی روشنی میں کہ اپنے آپ کو سلفی کہو۔

2۔ دوسری بات طاعت اولی الامر اور ان میں سے علماء ہیں، اولی الامر میں سے حکمران اور علماء دو لوگ ہیں اور علماء کے اقوال بھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے مخالفت نہیں کی ہے۔

3۔ تیسرے نمبر پر اگر اختلاف ہو (اختلاف سے پہلے کے دو پوائنٹ ہیں یہ بتا چکا ہوں میں) اب اختلاف ہو گیا ہے اس کے باوجود بھی تو کیا کریں؟ واپسی ہے قرآن اور سنت کی طرف قرآن اور سنت کی طرف دیکھا تو یہی دلائل ہمیں نظر آئے ہیں جن میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنا نام مسلمان کے بغیر دوسرا نام رکھو۔

4۔ اور چوتھے نمبر پر، جب سلف کے اقوال کی طرف دیکھا جنہوں نے ان دلائل کو اور اختلاف کے وقت قرآن و سنت کی طرف واپس لوٹے ہیں ان کی بھی یہی فہم تھی کہ اپنے آپ کو اہل حدیث اور سلفی کہنا ہے اور یاد رکھیں کوئی ایسی نئی بات مت کریں جو سلف میں موجود نہ تھی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے بعض شاگردوں کو کہتے ہیں کہ کوئی ایسا قول مت کہنا جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں کہا۔ آپ کا سلف کوئی ہونا چاہیے۔ اب اپنے آپ کو صرف مسلمان کہو سلفی مت کہو اہل حدیث مت کہو کون ہے آپ کا سلف اس میں ایک نام تو بتا دو کس نے کہا ہے؟ قرآن اور حدیث کو آپ نے صحیح سمجھا ہے یا انہوں نے صحیح سمجھا ہے؟ جب انہوں نے صحیح سمجھا ہے تو انہوں نے تو یہ کہا کہ ہم کون ہیں اپنی پہچان کو برقرار رکھا ہے اور اسلام کے علاوہ دوسرے ناموں سے برقرار رکھا ہے۔ تو پھر جو ان کے لیے کافی تھا آپ کے لیے کافی کیوں نہیں ہے؟

اگر پھر بھی کوئی مخالفت کرتا ہے تب کیا کریں؟ پھر دعا ہی کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے سے دعا ہے کہ:

"اللَّهُمَّ أَرِنَا الحَقَّ حقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ، وَأَرِنَا البَاطِلَ بَاطِلاً وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ"۔

"اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ ، وَإِسْرَافِيلَ ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ ، عَالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ،فاهْدِنَا لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الحَقِّ بِإِذْنِكَ ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ"۔

واللہ اعلم

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (20: فہم سلف کی شرعی حیثیت) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔